

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی

۲۹

أخبرنا سليمان بن عيسى عن عمرو بن الأفرق قال : عاشت فاطمة بعد النبي ﷺ ، ثلاثة أشهر .

أخبرنا سليمان بن عيسى عن عمرو بن أبي جعفر قال : ستة أشهر .
أخبرنا محمد بن عمر ، حدثني ابن جريح عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر قال : توفيت فاطمة بعد النبي ﷺ ، بثلاثة أشهر .

أخبرنا محمد بن عمر قال : حدثنا فقير عن الأفرق عن عروبة أن فاطمة توفيت بعد النبي ﷺ ، بستة أشهر .

قال محمد بن عمر وهو الثبت حدثنا : وتوفيت ليلة الثلاثاء ثلاث خلون من شهر رمضان سنة إحدى عشرة وهي ابنة تسع وعشرين سنة أو نحوها .

أخبرنا محمد بن عمر ، أخبرنا عمر بن محمد بن عمر بن علي عن أبيه عن علي بن حسين عن ابن عباس قال : فاطمة أول من شعا لها العهد ، عملت لها أخبرنا محمد بن عمر ، حدثنا معمر عن الأفرق عن عروبة عن عائشة قالت :

نزل في حفرة فاطمة العباس وعليه والقطل .

أخبرنا محمد بن عمر ، حدثنا معمر عن الأفرق عن عروبة أن علياً صلى على فاطمة .

أخبرنا محمد بن عمر ، حدثنا قيس بن الربيع عن شاذان عن الشافعي قال :

صلى عليها أبو بكر رضي الله عنه وعتها .

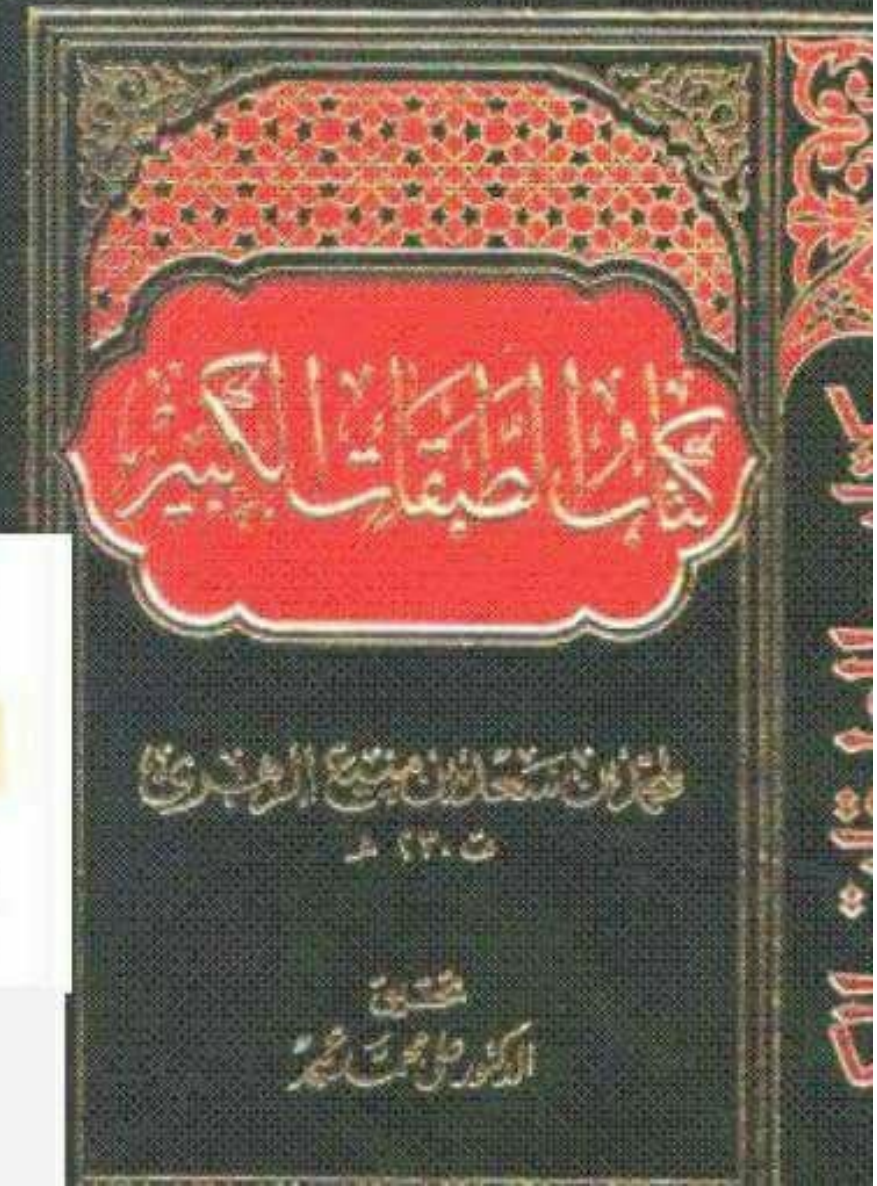
أخبرنا شاذان بن سوار ، حدثنا عبد الأعلى بن أبي السوار عن حشاد عن إبراهيم قال :

صلى أبو بكر الشافعي على فاطمة بنت علي .



Samī
ShahZad

(۱) ابن عمر : الإصابة ج ۸ ص ۸۸



سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

549

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی

— ۹۶ —

البيت لم يزل يسمونه فاقولم فانهم مشركون • • • حدثنا حبيب بن الحسن ثنا (۱) فروخ ثنا شيبان بن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم : « ان اشد الناس عذابا يوم القيامة من شتم الانبياء ثم اصحابي » ثم السلطين » غريب من حديث ميمون تفرد به محمد بن زياد .

• • • حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا محمد بن عبد الله رثنة ثنا شيبان ابن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس : « ان النبي صلى الله عليه وسلم آتى بمنازلة فصلى عليها وكبر عليها اربعا وقال : كبرت الملائكة على آدم اربع تكبيرات » وكبر ابو بكر على فاطمة اربعا ، وكبر عمر على أبي بكر اربعا ، وكبر صهيب على عمر اربعا .

• • • حدثنا محمد بن علي بن حبيب ثنا احمد بن حماد بن سنان ثنا عثمان بن حفص ثنا محمد بن زياد ثنا ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قالت عائشة رضي الله تعالى عنها : « وبما فركت المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم يصلي » • • • حدثنا احمد بن السدي ثنا عمر بن الترحمان ثنا محمد بن يزيد البشكري عن ميمون بن مهران عن ابن عباس : « من اذنب و... » • • • حدثنا عبد الله بن محمد بن عثمان الواسطي

لفظ کے لیے
خوف میں علامت



Samir
ShahZad

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی

الحمد لله

سیرۃ حلبیہ
از
مفت محمد قاسمی

جلد ششم

مفت محمد قاسمی
مفت محمد قاسمی

الحمد لله

آؤہان الام لک زبان و لک کراچی پاکستان 2031061

سیدہ فاطمہؑ کا جنازہ حضرت ابو بکرؓ نے پڑھایا

امام اصفہانی حلیۃ اولیاء میں روایت نقل کرتے ہیں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیرات کہیں۔

(حلیۃ اولیاء، جلد چہارم، صفحہ ۹۶)

— ۹۶ —

البيت لهم نیز یسمونه فاقتلوم فأنهم مشركون * حدثنا حبيب بن الحسن ثنا (۱) فروخ ثنا شيبان بن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم : « ان اشد الناس عذابا يوم القيامة من شتم الانبياء ثم اصحابي ، ثم المسلمين » غريب من حديث ميمون تفرد به محمد بن زياد .

* حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا محمد بن عبد الله رشة ثنا شيبان ابن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس : « ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة قال لعلي بن ابي طالب : يا علي اني اتركك

الملائكة على آدم اربع تكبيرات » وكبر أبو بكر على فاطمة اربعا ، وكبر عمر على أبي بكر اربعا ، وكبر صهيب على عمر اربعا .

حدثنا علي بن حبيب ثنا محمد بن جعفر بن شيبان ثنا عثمان بن زياد ثنا ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قالت عائشة عنها : « ربما فركت المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم » * حدثنا احمد بن السدي ثنا عمر بن أيوب ثنا أبو ابراهيم السدي بن يزيد اليشكري عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « من أذنب وهو يضحك دخل النار » * حدثنا عبد الله بن محمد بن عثمان الواسطي ثنا مسلم بن خالد بن يحيى ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « اثنان من الناس اذا صلحا صلحا فسد فسد الناس : العلماء والأمرء » * حدثنا اسحاق التستري ثنا جبارة بن المغلس ثنا الحسين بن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه

حلیۃ الاولیاء

وشرح الأصبغیاء

بیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

الجزء الرابع

دار الفکر

مطبعة النجفی

احمد رضا رضوی

سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ حضرت ابو بکرؓ نے پڑھایا

امام بیہقی السنن الکبریٰ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ذکر کرتے ہیں

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جب وصال ہوا تو مولائے کائنات شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں رات کے وقت دفن کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کندھے سے پکڑ کر نماز جنازہ پڑھانے کیلئے انھیں آگے کیا۔

(السنن الکبریٰ جلد ۴، صفحہ ۳۶، حدیث ۶۸۹۶)

السنن الکبریٰ

السنن الکبریٰ
للإمام
أبي بكر أحمد بن محمد بن حنبل

تحقيق
مؤسسة الساندي

بشرى الساندي

مؤسسة الساندي
للتأليف والترجمة والنشر
بدمشق

مؤسسة الساندي
للتأليف والترجمة والنشر
بدمشق

۴۶ _____ کتاب الجنائز / باب من قال الوصية

۲۹ حدثنا عبد الله بن موسى، / قال: أخبرنا سفيان، عن سالم بن أبي حازم يقول: إني لشاهد يوم مات الحسن بن علي رضي الله عنه فرضى الله عنه يقول لسعيد بن العاص ويظعن في عنقه ويقول: تقدمت، وكان بينهم شيء فقال أبو هريرة: أتنفسون على ابن نبيكم يا سمعت رسول الله ﷺ يقول: «من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني». أخبرنا أبو الحسين بن الفضل القطان، أنبأ عبد الله بن ثنا قبصة، ثنا سفيان، عن أبي الجحاف، عن إسماعيل بن إبراهيم بن محمد بن شهد الحسين بن علي حين مات الحسن وهو يقول لسعد فلولاً أنها سنة ما قدمت.

احمد رضا رضوی

وأما الرواية فممن علي رضي الله عنه

۶۸۹۶ - فأخبرنا أبو عبد الله الحافظ، ثنا أبو بكر أحمد بن كامل بن خلف بن شجرة القاضي، ثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة، ثنا عون بن سلام، ثنا سوار بن مصعب، عن مجالد، عن الشعبي أن فاطمة رضي الله عنها لما ماتت دفنها علي رضي الله عنه ليلاً وأخذ بضبعي أبي بكر الصديق رضي الله عنه فقدمه يعني في الصلاة عليها.

كذا روي بهذا الإسناد، والصحيح:

۶۸۹۶ - عن ابن شهاب الزهري، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها في قصة

المصائب أن فاطمة بنت رسول الله ﷺ عاشت بعد رسول الله ﷺ ستة أشهر، فلما توفيت

سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ حضرت ابو بکرؓ نے پڑھایا

امام مالک امام جعفر صادق سے امام جعفر امام باقر سے اور امام باقر امام زین العابدین سے روایت کرتے ہیں کہ

سیدہ کے جنازہ میں حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و زبیر و عبدالرحمن بن عوف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا قسم بخدا آپ کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص جنازہ پڑھانے کا مستحق نہیں۔
(الریاض النضرہ جلد اول صفحہ ۲۴۶ مترجم)

حدیث

مالک امام جعفر صادق سے وہ امام باقر سے اور وہ امام زین العابدین سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی رحلت مغرب اور عشاء کے درمیان ہوئی۔ ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، زبیر اور عبد الرحمن بن عوف موجود تھے۔ جب جنازہ لاکر رکھا گیا تو علی مرتضیٰ نے فرمایا: ابو بکر آگے بڑھو! انہوں نے فرمایا: جناب علی! آپ موجود ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے مگر آپ آگے نہیں قسم بخدا آپ کے سوا کوئی دوسرا شخص جنازہ نہیں پڑھائے گا۔ چنانچہ ابو بکر صدیق نے نماز پڑھائی اور انہیں رات ہی میں

الریاض النضرہ

فی مناقب العیۃ النبویۃ

جلد اول

صفیہ

امام اکبر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ترجمہ و تفسیر

مولانا قادی حنیف صاحب

مکتبہ نوریہ لاہور

/archive.org/details/@zohaibhasanattari
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۴۶

ریاض النضرہ

دفن کر دیا گیا

اسے بصری نے اور ابن سمان نے موافقت

تشریح :

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ اس جنازہ میں ابو بکرؓ نے یہ بات صحیح بخاری کی روایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ بخاری میں۔

احمد رضا ضویؒ میں مراد نہیں اشارہ اور اصولاً ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہؓ پڑھایا مگر یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اہل بیت اور صحابہ کرام خصوصاً سیدہ

جن کے لیے نعش بنائی گئی۔ آپ کے لیے نعش اسماء بنت عمیس نے بنائی تھی انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا کہ عورت کے لیے نعش بنائی جاتی ہے۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث عبد الرحمن بن عبد العزیز از عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم از عروہ بنت عبد الرحمن: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کی نماز عباس بن عبد المطلب نے پڑھائی اور انہیں قبر میں عباس، علی اور فضل بن عباس نے اتارا۔
 باخبار محمد بن عمر بحدیث معمر از زہری از عروہ از عائشہ: فاطمہ کی قبر میں علی، عباس اور فضل اترے تھے۔ باخبار محمد بن عمر بحدیث معمر از زہری از عروہ: حضرت فاطمہ کی نماز علی نے پڑھائی تھی۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث قیس بن ربیع از جالد از شعبی: فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی۔

باخبار شہاب بن سوار بحدیث عبد الاعلیٰ بن ابی الساور از حماد از ابراہیم: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کی نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

باخبار مطرف بن عبد اللہ یاری بحدیث عبد العزیز بن ابی حازم از محمد بن عبد اللہ از زہری: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفن کیا۔ باخبار انس بن عیاض بحدیث یونس بن یزید ایللی از ابن شہاب: حسب سابق باخبار محمد بن عبد اللہ اسدی بحدیث سفیان از معمر از زہری از عروہ: علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا۔ باخبار عبید اللہ بن موسیٰ و کعب بحدیث اسرائیل از جابر از محمد بن علی: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رات میں دفن کی گئیں۔

باخبار کعب از موسیٰ بن علی اپنے کسی ساتھی سے: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رات میں دفن کی گئیں۔ باخبار ابو داؤد و عمر بن سعد حضری از سفیان از معمر از زہری از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا۔
 باخبار محمد بن مصعب بحدیث اوزاعی از یحییٰ بن سعید: فاطمہ رضی اللہ عنہا رات میں دفن کی گئیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث عمر بن محمد بن علی از محمد بن عمر بن علی از علی بن حسین: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کب دفن کیا؟ فرمایا رات میں جب کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تھا میں نے پوچھا: جنازے کی نماز کس نے پڑھائی تھی؟ فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

باخبار محمد بن عمر: میں نے عبد الرحمن بن موالی سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر بقیع میں اس مسجد کے پاس ہے جس کی طرف لوگ جنازوں کی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا اللہ کی قسم! وہ تو مسجد رقیہ ہی ہے یعنی اس خاتون کی جس نے اسے آباد کیا تھا اور فاطمہ کو عقیل کے گھر ہی کے ایک گوشہ میں دفن کیا گیا تھا جو خشمین کے گھر سے متصل ہے مدون ہیں میں چاہتا ہوں کہ تم اس گھر کو میرے لیے خرید لو خواہ کسی قیمت کو ملے تاکہ میں اس میں دفن کیا جاؤں عبد اللہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اسے ضرور خرید لوں گا پھر انہوں نے آل عقیل سے خریدنے کی کوشش کی مگر وہ انکار ہی کرتے رہے عبد الرحمن بن جعفر کہتے ہیں میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اس جگہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں شک کرتا ہو۔

قال : ومما يذكرونه أن فاطمة عليها السلام لنفسها على أبي بكر وعمر أوصت ألا يصلّيا عليها ، وأن تُدفن سرا منهما ، فدفنت ليلا ، وهذا كما ادّعوا رواية رَوَوْها عن جعفر بن محمد عليهما السلام وغيره ، أن عمر ضرب فاطمة عليها السلام بالسوط ، وضرب الأبر بالسيف ، وأن عمر قصد بذلك ما فعله قاتل علي عليه السلام ، والحادثة حادثة ممن تخلف عن أبي بكر وهم مجتمعون هناك ، فقال لها : ما أحزنك ؟ فقلت : أحب إلينا منك ، وإيم الله لن اجتمع هؤلاء النفر عندك لنحرقن عليهم ! فتمت القوم من الاجتماع .

قال : ونحن لا نصدق هذه الروايات ولا نجوزها . وأما أمر الصلاة فقد روى أن
أبا بكر هو الذي صلى على فاطمة عليها السلام ، وكبر عليها أربعاً ، وهذا أحد ما استدلل به
كثير من الفقهاء في التكبير على الميت ، ولا يصح أيضاً أنها دُفنت ليلاً ، وإن صحَّ ذلك
فقد دُفن رسولُ الله صلى الله عليه وآله ليلاً ، ودُفنَ عمرُ ابنه ليلاً ، وقد كان أصحابُ
رسول الله صلى الله عليه وآله يدفنون بالنهار ويدرِفون بالليل ، فإي هذا مما يطمئن به ،
بل الأقرب في النساء أن دفنهن ليلاً أسرَّ وأولى بالسنة .

2.

ترجمہ: بہر حال جو جنازہ کا امر ہے تو

روایت ہے کہ بیشک ابو بکرؓ نے فاطمہؓ کا

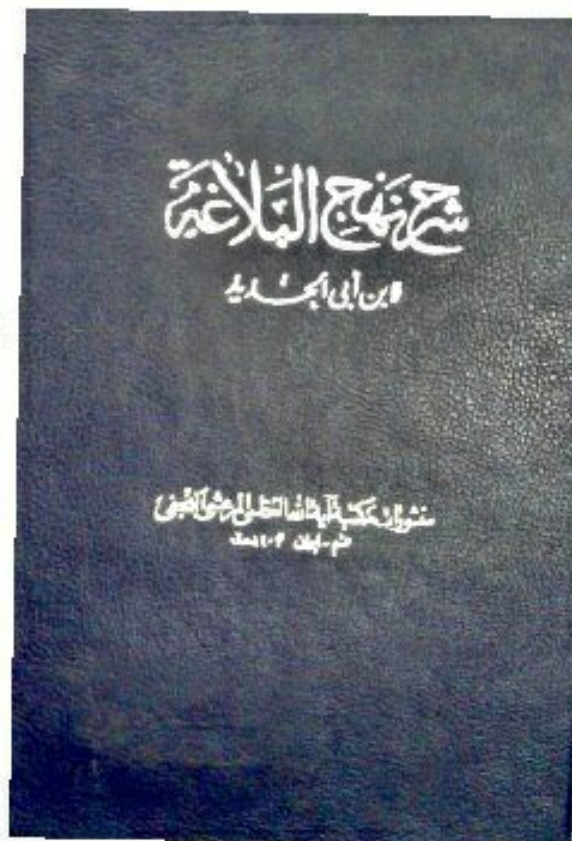
جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں پڑھیں اور یہ

وہ ** مستدل روایت ہے جس سے *

*کثیر تعداد میں فقہاء نے روایت کی میت

پر تکبیر کے بارے میں *

ذلك ، فقد نمر 16 مج 271



جَدَائِدُ الْإِسْلَامِ

الْجَامِعَةُ لِلدِّعَةِ الْخَبِيرَةِ الْأَثَمَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ

تَأَلَّفَ

الْعَلَمُ الْعَالَمِيُّ الْحَقِيقِيُّ الْأَثَمِيُّ الْمَوْلَى

الْشَيْخُ مُحَمَّدُ بَاقِرُ الْمَجْلِسِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

الْكِتَابُ الثَّامِنُ

الْفِتْنَةُ وَفِيهَا جَرَى بَعْدَ النَّبِيِّ مِنْ غَضَبِ الْخِلَافَةِ وَغَزَوَاتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

الْقِسْمُ الْأَوَّلُ

طَبْعَةٌ مَصْنُوعَةٌ وَمُرَتَّبَةٌ عَلَى سَبْرِ رَبِّكَ الصَّنِيفِ

و أجاب عنه قاضي القضاة في المغني^(١٧) بأنه قد روي أن أبا بكر هو الذي صلى على فاطمة عليها السلام وكثير أربعاً، وهذا أحد ما استدل به كثير من الفقهاء^(١٨) في التكبير على الميت، ولا يصح أنها دفنت ليلاً، وإن صح ذلك فقد دفن رسول الله ﷺ ليلاً^(١٩)، وعمر دفن ليلاً، وقد كان أصحاب رسول الله ﷺ يدفنون بالنهار ويدفنون بالليل، فما في هذا ممّا^(٢٠) يطعن به، بل الأقرب في النساء أن دفنهن ليلاً أستر وأولى بالسنة^(٢١).
و ردّ عليه السيّد الأجل في الشافي^(٢٢) بأن ما ادّعت من أن أبا بكر هو الذي صلى على فاطمة عليها السلام وكثير أربعاً،

- (١) كما نسب إليهم الفخر الرازي في التفسير الكبير ١٦٥/١٥، وانظر: الدرّ المنثور للسيوطي ٣٣٥/٢ وما بعدها، والكشاف ٢٢١/٢ وما يليها، ومجمع البيان ٥٤٣/٤ - ٥٤٥ وغيرها.
(٢) المنقول عن الشافعي تقسيمه للخمس إلى خمسة أقسام، كما صرح بذلك في بداية المجتهد ٤٠٧/١، ولاحظ: السراج الوقاج: ٣٥١، وجواهر الكلام ٨٩/١٦.
(٣) كما صرح بذلك في الروضة البهية في شرح اللمعة الدمشقية ٧٨/٢ - ٨٢، وجامع المقاصد ٥٣/٣، ٥٥، والحدائق الناضرة ٣٦٩/١٢ - ٣٧٨، ومستمسك العروة الوثقى ٥٦٧/٩ - ٥٩٦ وغيرها، ولاحظ روايات الباب في كتاب وسائل الشيعة ٩/ أبواب قسمة الخمس.
(٤) كما نصّ عليه صاحب الجواهر في موسوعته ٨٦/١٦ - ٨٩ وغيره.
(٥) ونصّ عليه في السراج الوقاج: ٣٥١، وصاحب الجواهر ٨٧/١٦ وغيرهما.
(٦) قاله في التفسير الكبير ١٦٦/١٥ وغيره.
(٧) عيون أخبار الرضا عليه السلام ٢٣٣/١، وما قبلها وبعدها.
(٨) بحار الأنوار ٩٦/ الباب الرابع والعشرون: ١٩٨.
(٩) كذا، والصحيح: غير المستند، والمشهور غلطاً: الغير مستند.
(١٠) الأنفال: ٤١.
(١١) تفسير الفخر الرازي ١٦٥/١٥.
(١٢) المائدة: ٤٤.
(١٣) المائدة: ٤٧.
(١٤) المائدة: ٤٥.
(١٥) ممّا سيأتي بيانه في الأجزاء الآتية وتعرض له شيخنا المجلسي في بحاره ١٥٥/٤٣ - ٢١٨.
(١٦) فصلها الشيخ الأميني في غديره في أكثر من مكان، انظر مثلاً: ٢٢٩/٧.
(١٧) المغني، الجزء العشرون، القسم الأول: ٣٣٥، باختلاف أشرنا لبعضه.
(١٨) في المغني: إن أبا بكر صلى على فاطمة عليها السلام وكثير عليها أربعاً، هذا أحد ما يستدل به الفقهاء.
(١٩) في المصدر: ودفن عمر ابنه ليلاً.
(٢٠) جاء في طبعة كمباني: ما، بدلاً من: ممّا.
(٢١) جاء في المغني: فما في هذا من الطعن، بل الأقرب أن دفنهن ليلاً أستر وأقرب إلى السنة.
(٢٢) الشافي: ٢٣٩ - حجرية - [الطبعة الجديدة ١١٣/٤ - ١١٥]، باختلاف يسير.



وأن كثيراً من الفقهاء يستدلون به في التكبير على الميت فهو شيء ما سمع إلّا منك، وإن كنت تلقيتّه عن غيرك فممن يجري مجراك في العصبية، وإلّا فالروايات المشهورة وكتب الآثار والسير خالية من ذلك، ولم يختلف أهل النقل في أن أمير المؤمنين عليه السلام صلى^(١) على فاطمة عليها السلام إلّا رواية شاذة نادرة وردت بأن العباس صلى عليها^(٢).

روى الواقدي^(٣) بإسناده عن عكرمة قال سألت ابن العباس متى دفنت^(٤) فاطمة عليها السلام قال دفناها بليل بعد هدأة.

ثم كرر حاكيا عن أبي علي أن أمير المؤمنين عليه السلام إنما تأخر عن البيعة من أجل استبدادهم بالرأي عليه، وأنهم لم يشاوروه وأنه بعد ذلك بايع ورضي، وإن كان في مدة تأخره عن البيعة مسلما راضيا (1).
يقال له: أما قولك (2): (إنا لا نصدق ذلك، ولا نجوزه) فإنك لم تسند إنكارك إلى حجة أو شبهة فنتكلم عليها، والدفع لما يروى بغير حجة لا يلتفت إليه.
فأما ما ادعيت من أن أبا بكر هو الذي صلى على فاطمة عليها السلام وكبر أربعاً وأن كثيراً من الفقهاء يستدلون به في التكبير على الميت فهو شئ ما سمع إلا منك وإن كنت تلقيته عن غيرك فممن يجري مجراك في العصبية، وإلا فالروايات المشهورة وكتب الآثار والسير خالية من ذلك. ولم يختلف أهل النقل في أن أمير المؤمنين عليه السلام هو الذي صلى على فاطمة عليها السلام، إلا رواية شاذة نادرة وردت بأن العباس رضي الله عنه صلى عليها.
وروى الواقدي بإسناده عن عكرمة (3) قال: سألت ابن عباس متى دفنتم فاطمة؟ قال: دفناها بليل بعد هدأة قال: قلت: فمن صلى عليها؟ قال علي عليه السلام.

(١) المغني ٢٠ ق ١ / ٣٣٧.

(٢) في نقل ابن أبي الحديد: (أما قوله: الخ) وجميع الضمائر فيه وفيما بعده للغائب.

(٣) عكرمة مولى ابن عباس أبو عبد الله أصله من البزير من المغرب، كان لحصين بن الحر العنبري فوهبه لابن عباس حين ولي البصرة واجتهد ابن عباس في تعليمه القرآن والسنن، كان يرى رأي الخوارج، وكان كثير التطواف والجولان في البلاد واختلف في سنة وفاته ما بين ١٠٤ - ١١٥.

السَّيِّدُ فِي الْأَمَامَةِ

لِلشَّيْخِ الْمُتَضَيِّعِيِّ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَوْسَوِيِّ قَدْ شَرَّفَ
الْمُتَوَفَّى ٤٣٦ هـ

حَقَّقَهُ وَخَوَّلَهُ عَلَيْهِ
السَّيِّدُ عَبْدُ الرَّهْمَنِ الْحُسَيْنِيُّ الْخَطِيبُ

مُراجَعَةٌ
السَّيِّدُ فاضِلُ المِيزَانِي

الطَّبْعُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ



فأما ما ادّعت من أن أبا بكر هو الذي صَلَّى على فاطمة عليها السلام وكَبُرَ أربعاً وإن كثيراً من الفقهاء يستدلون به في التكبير على الميت فهو شيء ما سمع إلا منك وإن كنت تلقّيته عن غيرك فممن يجري مجراك في العصبية ، والأفالروايات المشهورة وكتب الآثار والسير خالية من ذلك ، ولم يختلف أهل النقل في أن أمير المؤمنين عليه السلام هو الذي صَلَّى على فاطمة عليها السلام ، إلا رواية شاذة نادرة وردت بأن العباس رضي الله عنه صَلَّى عليها .

وروى الواقدي باسناده عن عكرمة^(٣) قال : سألت ابن عباس متى دفنتم فاطمة ؟ قال : دفناها بليل بعد هدأة قال : قلت : فمن صَلَّى عليها ؟ قال عليّ عليه السلام .

(١) المغني ٢٠ ق ١ / ٣٣٧ .

(٢) في نقل ابن أبي الحديد : (أما قوله : الخ) وجميع الضمائر فيه وفيها بعده للغائب .

(٣) عكرمة مولى ابن عباس أبو عبد الله أصله من البربر من المغرب ، كان لخصين بن الحر العبدي فوهبه لابن عباس حين ولي البصرة واجتهد ابن عباس في تعليمه القرآن والسنن ، كان يرى رأي الخوارج ، وكان كثير التطواف والجولان في البلاد واختلف في سنة وفاته ما بين ١٠٤ - ١١٥ .

فأما أمر الصلاة فقد روي أن أبا بكر هو الذي صلى على فاطمة

(١) الزيادة من المغني .

(٢) أي التهديد بالتحريق وفي المغني « ولا نجوزه عليها ، عليها السلام »

عليها السلام وكبر أربعاً وهذا أحد ما استدل به كثير من الفقهاء في التكبير على الميت ولا يصح أنها دفنت ليلاً وإن صح ذلك فقد دفن رسول الله صلى الله عليه وآله ليلاً وعمر دفن ابنه ليلاً وقد كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله يدفنون بالنهار ويدفنون بالليل ، فما في هذا مما يطعن به بل الأقرب في النساء أن دفنن ليلاً أسر وأولى بالسنة)

ثم أخبروا أن آخر صلاة صلاها رسول الله - ﷺ - كانت بأربع تكبيرات؛ وهذا خرج مخرج التناسخ؛ حيث لم تحمل الأمة الأفعال المختلفة على التخيير؛ فدل أن ما تقدم نسخ بهذه التي صلاها آخر صلاته، ولأن كل تكبيرة قائمة مقام ركعة، وليس في المكتوبات زيادة على أربع ركعات، إلا أن ابن أبي ليلى يقول: التكبيرة الأولى للافتتاح؛ فينبغي أن يكون بعدها أربع تكبيرات؛ كل تكبيرة قائمة مقام ركعة.

والرافضة زعمت أن علياً - رضي الله عنه - كان يكبر على أهل بيته خمس تكبيرات، وعلى سائر الناس أربعاً؛ وهذا افتراء منهم عليه؛ فإنه روي عنه: أنه كبر على فاطمة - رضي الله عنها - أربعاً.

وروي: أنه صلى على فاطمة أبو بكر - رضي الله عنهما - وكبر أربعاً، وعمر صلى على أبي بكر الصديق - رضي الله عنهما - وكبر أربعاً، فإذا كبر الأولى أثني^(١) على الله - تعالى - وهو أن يقول: سبحانه اللهم وبحمدك إلى آخره.

وذكر الطحاوي: أنه لا استفتاح فيه، ولكن النقل والعادة أنهم يستفتحون بعد تكبيرة الافتتاح، كما يستفتحون في سائر الصلوات، وإذا كبر الثانية يأتي بالصلاة على النبي - ﷺ - وهي الصلاة المعروفة، وهي أن يقول: ﴿اللهم صل على محمد وعلى آل محمد﴾ إلى قوله: ﴿إنك حميد مجيد﴾، وإذا كبر الثالثة يستغفرون للميت ويشفعون؛ وهذا لأن صلاة الجنائز دعا للميت.

والسنة في الدعاء أن يقدم الحمد، ثم الصلاة على النبي - ﷺ - ثم الدعاء بعد ذلك؛ ليكون أرجى أن يستجاب.

والدعاء أن يقول: اللهم اغفر لحينا وميتنا، إن كان يحسنه، وإن لم يحسنه يذكر ما يدعو به في التشهد: اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات إلى آخره؛ هذا إذا كان بالغاً، فأما إذا كان صبياً فإنه يقول: اللهم اجعله لنا فرطاً وذخراً وشفعة فينا؛ كذا روي عن أبي حنيفة، وهو المروي عن النبي - ﷺ -^(٢) ثم يكبر التكبيرة الرابعة، (ويسلم)^(٣) تسليمين؛ لأنه جاء أوان التحلل، وذلك بالسلام، وهل يرفع صوته بالتسليم؟ لم يتعرض له في «ظاهر الرواية».

وذكر الحسن بن زياد: أنه لا يرفع صوته بالتسليم في صلاة الجنائز؛ لأن رفع الصوت مشروع للإعلام ولا حاجة إلى الإعلام بالتسليم في صلاة الجنائز؛ لأنه مشروع (عقب

بَدَائِعُ الصَّنَائِعِ

في ترتيب الشرائع

تأليف
الإمام علاء الدين أبي بكر بن مسعود
الكاساني الحنفِي
المتوفى سنة ٥٨٧ هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ علي محمد معوضي الشيخ محيى الدين محمد عبد الله

الجزء الثاني

المحتوى:

تتمة كتاب الصلاة - كتاب الزكاة - كتاب الصوم

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

(١) في أ: يثنى.

(٢) تقدم تخريج الحديث.

(٣) في أ: ثم يسلم.

ابن
سكوت

كتاب طبقات
الأكبر

تحقیق
اکتور علی محمد عیسیٰ

کتاب الطیفات السریة

كتاب طبقات الكبار

محمد بن سعد بن عبيد الله الشافعي
ت. ٢٤٠ هـ

مختص
الدكتور علي محمد عجمي

الناشر: مكتبة الخانجي بالقاهرة

أخبرنا سفيان بن عُيَيْنَةَ عن عمرو عن الزُّهْرِيِّ قال : عاشت فاطمة بعد النبي ، ﷺ ، ثلاثة أشهر .

أخبرنا سفيان بن عُيَيْنَةَ عن عمرو عن أبي جعفر قال : ستة أشهر .
أخبرنا محمد بن عمر ، حَدَّثَنِي ابن جريج عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر قال : توفيت فاطمة بعد النبي ، ﷺ ، بثلاثة أشهر .

أخبرنا محمد بن عمر قال : حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عن الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ أَنَّ فاطمة توفيت بعد النبي ، ﷺ ، بستة أشهر .

قال محمد بن عمر وهو الثَّيِّثُ عندنا : وتوفيت ليلة الثلاثاء لثلاث خلون من شهر رمضان سنة إحدى عشرة وهي ابنة تسع وعشرين سنة أو نحوها .

أخبرنا محمد بن عمر ، أَخْبَرَنَا عمر بن محمد بن عمر بن علي عن أبيه عن علي بن حسين عن ابن عباس قال : فاطمة أول من جعل لها النعش ، عملته لها أسماء بنت عميس ، وكانت قد رآته يُصنع بأرض الحبشة .

أخبرنا محمد بن عمر ، حَدَّثَنِي عبد الرحمن بن عبد العزيز عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرة بنت عبد الرحمن قالت : صَلَّى العباس بن عبد المطلب على فاطمة بنت رسول الله ، ﷺ ، ونزل في حُفْرَتِهَا هو وعليّ والفضل بن عباس (١) .

أخبرنا محمد بن عمر ، حَدَّثَنَا معمر عن الزُّهْرِيِّ عن عروة عن عائشة قالت : نزل في حفرة فاطمة العباس وعليّ والفضل .

أخبرنا محمد بن عمر ، حَدَّثَنَا معمر عن الزُّهْرِيِّ عن عروة أَنَّ عليًا صَلَّى على فاطمة .

أخبرنا محمد بن عمر ، حَدَّثَنَا قيس بن الربيع عن مُجَالِدٍ عن الشَّعْبِيِّ قال : صَلَّى عليها أبو بكر رضي الله عنه وعنهما .

أخبرنا شُبابَةُ بن سَوَّار ، حَدَّثَنَا عبد الأعلى بن أبي المساور عن حماد عن إبراهيم قال : صَلَّى أبو بكر الصَّدِيقُ على فاطمة بنت رسول الله ، ﷺ ، فكبر عليها أربعًا .

(١) ابن حجر : الإصابة ج ٨ ص ٥٨

ابن ابی عامر * عبد اللہ بن عمرو بن سالم المفلوج سے بحوالہ اہل بیت کی سند حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی سے ناراض اور تمہاری رضامندی سے راضی ہوتا ہے۔" امام ترمذی * نے حدیث زید ابن ارقم کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علی، فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے جو شخص بھی لڑے گا، تو مقابلے میں مجھے پائے گا اور جوان سے صلح کرے گا، میری اس سے صلح ہے۔"

ابو عمر * حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے قصے میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کر رکھی تھی کہ وہ اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نہیں غسل دیں، ابن فتون نے اس روایت کو بعید قرار دیا ہے، کیونکہ اس وقت حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، فرماتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غسل کا حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کیسے منکشف ہو سکتا ہے؟ یہ محل استبعاد ہے۔ مسند احمد میں ہے کہ انہوں نے اپنی موت سے تھوڑی دیر پہلے غسل کر لیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ ان کا بدن نہ کھولا جائے اور اسی غسل کو کافی سمجھا جائے یہ بھی بعید ہے۔ صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے بعد چھ ماہ کا عرصہ حیات گزارا تھا۔ واقعہ فرماتے ہیں یہی روایت ثابت ہے۔ حمیدی بواسطہ سفیان عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں: کہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد تین ماہ حیات رہیں۔ جبکہ ان کے علاوہ مؤرخین کا قول چار ماہ کا ہے۔ ایک قول دو ماہ کا بھی ہے۔ دولابی کی کتاب "الذریۃ الظاہرۃ" میں لکھا ہے: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے بعد پچانوے (۹۵) دن زندہ رہیں۔ اور عبد اللہ بن حارث کا قول ہے کہ آٹھ ماہ حیات رہیں۔

ابن سعد اور امام احمد بن حنبل حدیث ام رافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں، جس دن آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اس دن فرمایا: اماں مجھے غسل کرائیں پھر انہوں نے اچھے طریقے سے غسل کر لیا اور نئے کپڑے پہن کے فرمانے لگیں: میری چار پائی گھن کے درمیان میں رکھ دو، اس پر قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں اور فرمانے لگیں: اماں، میری روح قبض ہونے لگی ہے، میں غسل کر چکی ہوں تو ہرگز کوئی شخص میرا کپڑا نہ ہٹائے، چنانچہ پھر وہ فوت ہو گئیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے میں نے انہیں صورتحال بتائی انہوں نے ان کا جنازہ اٹھایا اور اسی غسل پر اکتفاء کرتے ہوئے انہیں دفن کر دیا۔ *

ابن سعد، محمد بن موسیٰ کے طریق سے روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا، اور عبید اللہ بن ابی بکر کے طریق سے بحوالہ عمرہ نقل کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا، اور ان کی قبر میں حضرت عباس، علی اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم اترے تھے۔

واقعی بطریق فصیح روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا، اس سند میں ضعف اور انقطاع ہے۔ بعض متروک راوی حضرت مالک سے بحوالہ جعفر بن محمد وہ اپنے والد سے اسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہیں،



١٦٩



مِنْ لَاحِظَةِ الْفَفِيهِ

تأليف:

المُحَدِّثُ الْجَلِيلُ الْأَفَنْدَمُ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوهِ الْقُتَيْبِيِّ

الْشَيْخُ الْقَصْدَوِيُّ

الطبعة ٢٨١ هـ

الجزء الرابع

مفصّل

سَمَاحَةُ الْأُسْتَاذِ الْمُحَقِّقِ الشَّيْخِ عَلِيِّ أَكْبَرِ الْفَقَّارِيِّ

مُؤَسَّسَةِ النُّشْرِ الْإِسْلَامِيِّ

الَّتَابِعَةِ لِمَجْمَعَةِ الْمَدَرِّسِينَ بِقِمِّ الْمَقْدَسِيَّةِ

عن محمد بن جمهور ، عن الحسين بن المختار يبيع الأثكفان ، عن ميمون بن مهران ^(١) . وما كان فيه عن محمد بن عمران العجلي فقد رويته عن محمد بن علي ما جيلويه - رضي الله عنه - عن عمه محمد بن أبي القاسم ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن محمد بن أبي عمير ، عن محمد بن عمران العجلي ^(٢) .

(١) ميمون بن مهران تابعي عامي المذهب و كان قاضياً من قبل عمر بن عبد العزيز عنوانه العامة وقالوا : ميمون بن مهران الجزري أبو أيوب الفقيه، نشأ بالكوفة ثم نزل الرقة ثم وثقوه فوق توثيقهم أضرابه ولعل ذلك لما روي عنه أنه قال : كنت عند عمر بن عبد العزيز و أفضل علياً على عثمان فقال لي أيهما أحب اليك رجل أسرع في المال أو رجل أسرع في كذا ؟ - يعني في الدماء ويريد بالثاني علياً عليه السلام - قال : فرجعت وقلت : لأعود . ولما حكى ابن حجر عن العجلي أنه قال : « ميمون بن مهران جرزي تابعي ثقة وكان يحمل على علي (ع) ، ولما روى أبو نعيم في الحلية عنه قال « أربع لا يكلم فيهم علي و عثمان والقدر والنجوم » ، و ما عن فرات بن السائب قال قلت لميمون : علي عندك أفضل أم أبو بكر وعمر ؟ فارتعد حتى سقطت عصاه من يده ، ثم قال : ما كنت أظن أن أبقى الى زمان يعدل بهما ، ذرهما كانا رأس الاسلام ورأس الجماعة ، فقلت فأبو بكر كان أول اسلاماً أو علي ؟ قال : والله آمن أبو بكر بالنبي زمن بحيراء الراهب حين مر به واختلف ما بينه وبين خديجة حتى أنكحها اياه وذلك كان قبل أن يولد علي . ونقل أبو نعيم عنه أيضاً روى أن النبي صلى الله عليه وآله قال : « اقتلوا الرافضة » وعنه « ان النبي كبر على جنازة أرباً وأن أبابكر كبر على فاطمة أرباً » كما في قاموس الرجال ج ٩ ص ١٧٨ . وأما الطريق اليه فضعيف بمحمد بن جمهور وفيه أيضاً جعفر بن محمد بن مالك وفيه قول قوى بالضعف والوضع مضافاً الى ان في الطريق ارسال لان الحسين بن المختار ممن يدرك أبا الحسن الرضا عليه السلام وميمون بن مهران مات سنة ١١٧ كما نص عليه علماءهم ، وقد قيل بتعدد ميمون ولا يخفى بعده .

ثم اعلم أن المؤلف لم يحتج بخبره في هذا الكتاب غير أنه نقل في آخر باب الاعتكاف خبراً عنه في جواز الخروج من المسجد في حال الاعتكاف لقضاء حاجة المؤمن حجة على المخالفين لانهم لا يجوزون ذلك . وما في البرقي والخلاصة من أنه من خواص أمير المؤمنين عليه السلام عندنا غير واضح .

(٢) محمد بن عمران العجلي غير مذكور في الرجال ، والطريق اليه صحيح ، و يمكن تصحيح السند لصحته عن ابن أبي عمير .

ولدت قبل النبوة بخمس سنين، ومرضت بعد رسول الله ﷺ مرضاً شديداً، فقالت لأسماء بنت عميس: ألا ترين ما قد بلغت فأحمل علي سرير ظاهري، فقالت: لا لعمرى ولكن نعلماً كما يصنع الحبشة، فقالت: فأريني، فأرسلت إلي جرائد رطبة، فقطعت ثم جعلتها على السرير نعلماً، فتيست فاطمة عليها السلام وما رثيت متبسة إلا يومئذ، وتوفيت ليلة الثلاثاء لثلاث خلون من رمضان هذه السنة وهي بنت تسع وعشرين سنة، وصلى عليها العباس، ونزل في حفرتها هو، وعلي، والفضل.

(١) ما بين المعقوفين: من طبقات ابن سعد.

(٢) ما بين المعقوفين: من طبقات ابن سعد.

(٣) في الأصل: «فاجتمعوا رحكم الله جميعاً فتقدموا المسلمون». والتصحيح من أ.

(٤) ما بين المعقوفين ساقط من الأصل.

(٥) من هنا إلى بداية أحداث سنة عشر ساقط من الأصل وأوردناه من أ.

(٦) وهو صريح... فقال العباس ساقطة من أ، وأوردناها من ابن سعد.

(٧) هذه الترجمة ساقطة من الأصل.

لم كنت بظمير

في تاريخ الملوك والأمم

لأبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن الجوزي
المتوفى سنة ٥٩٧ هـ.

دراسة وتحقيق

محمد عبدالقادر عطا مصطفى عبدالقادر عطا

راجعه د. محمد

نعيم زرزور

المجلد الرابع

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

وقال ابن عباس، وعروة: صلى عليها علي رضي الله عنه.

وقال الشعبي وإبراهيم: صلى عليها أبو بكر رضي الله عنه ودفنت ليلاً.

١٥٢ - معن بن عدي بن العجلان^(١):

شهد العقبة مع السبعين، وأخى رسول الله ﷺ بينه وبين زيد بن الخطاب، فقتلا جميعاً يوم اليمامة.

شهد معن بدرأً وأحدأً والمشاهد كلها مع رسول الله ﷺ، ولما توفي رسول الله ﷺ بكى الناس وقالوا: وددنا أنا متنا قبله، نخشى أن نفنن بعد، فقال معن: لكني والله ما أحب أني مت قبله حتى أصدقته ميتاً كما صدقته حياً.

١٥٣ - نعمان بن عمار بن عبيد بن وائلة^(٢):

كذا قال الأكثرون: عصر بكسر العين. وقال هشام بن الكلبي: عصر بفتح العين والصاد. قال ابن عمارة: إسمه لقيط بن عصر.

شهد بدرأً والمشاهد كلها مع رسول الله ﷺ، وقتل يوم اليمامة.

١٥٤ - هشام بن عتبة بن ربيعة، أبو حذيفة، وقيل هشيم^(٣):

شهد بدرأً والمشاهد كلها، وقتل يوم اليمامة.

كنز العمال

في أسرار الأئمة و آله و أصحابه

للعلماء العلامة علي الهشتي بن حسام الدين المندي
البرهان فوري المتوفى ٩٧٥ هـ

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسره غريبه
مصححه ووضعه فهارسه وافتاحه
الشيخ بكري حيتاني
الشيخ مسعود هاشم

مؤسسة الرسالة

٣٥٦٧٧ - عن جعفر بن محمد عن أبيه قال : ماتت فاطمة بنت النبي ﷺ فجاء أبو بكر وعمر ليُصلوا فقال أبو بكر لعلي بن أبي طالب : تقدم ، فقال : ما كنت لأتقدم وأنت خليفة رسول الله ﷺ ، فتقدم أبو بكر فصلى عليها (خط في رواية مالك) .

٣٥٦٧٨ - (مسند أنس) صليت وراء رسول الله ﷺ وكان ساعة يلمّ يقوم ، ثم صليت وراء أبي بكر فكان إذا سلم وثب فكأنما يقوم عن رضنة (ع) .

٣٥٦٧٩ - عن علي قال : قال رسول الله ﷺ لأبي بكر الصديق : يا أبا بكر ! إن الله أعطاني ثواب من آمن به من يوم خلق الله آدم إلى أن تقوم الساعة ، وإن الله أعطاك يا أبا بكر ثواب من آمن بي منذ بشي إلى أن تقوم الساعة (الدينوري في المجالسة والعشاري في فضائل الصديق والخلمي ، خط والديلمي وابن الجوزي في الواهيات) .

٣٥٦٨٠ - عن علي قال : قال لي رسول الله ﷺ : سألت الله أن يقدمك ثلاثاً ، فأبى إلا تقديم أبي بكر (أبو طالب العشاري في فضائل الصديق ، خط وابن الجوزي في الواهيات ، كر ، وقال في الميزان : إنه باطل) .

٣٥٦٨١ - عن أبي وائل قال : قيل لعلي : ألا تتخلف ؟ فقال :

كنز العمال

في أسرار الأئمة و آله و أصحابه

للعلماء العلامة علي الهادي بن حسام الدين المندلي
البرهان فوري المتوفى ٩٧٥ هـ

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسره غريبه
مصححه ووضعه فهارسه ومفتاحه
الشيخ بكري حيتاني
الشيخ مسعود هاشم

مؤسسة الرسالة

٣٥٦٧٧ - عن جعفر بن محمد عن أبيه قال : ماتت فاطمة بنت النبي ﷺ فجاء أبو بكر وعمر ليُصلوا فقال أبو بكر لعلي بن أبي طالب : تقدم ، فقال : ما كنت لأتقدم وأنت خليفة رسول الله ﷺ ، فتقدم أبو بكر فصلى عليها (خط في رواية مالك) .

٣٥٦٧٨ - (مسند أنس) صليت وراء رسول الله ﷺ وكان ساعة يلمّ يقوم ، ثم صليت وراء أبي بكر فكان إذا سلم وثب فكأنما يقوم عن رضنة (ع) .

٣٥٦٧٩ - عن علي قال : قال رسول الله ﷺ لأبي بكر الصديق : يا أبا بكر ! إن الله أعطاني ثواب من آمن به من يوم خلق الله آدم إلى أن تقوم الساعة ، وإن الله أعطاك يا أبا بكر ثواب من آمن بي منذ بشي إلى أن تقوم الساعة (الدينوري في المجالسة والعشاري في فضائل الصديق والخلفي ، خط والديلمي وابن الجوزي في الواهيات) .

٣٥٦٨٠ - عن علي قال : قال لي رسول الله ﷺ : سألت الله أن يقدمك ثلاثاً ، فأبى إلا تقديم أبي بكر (أبو طالب العشاري في فضائل الصديق ، خط وابن الجوزي في الواهيات ، كر ، وقال في الميزان : إنه باطل) .

٣٥٦٨١ - عن أبي وائل قال : قيل لعلي : ألا تتخلف ؟ فقال :

السُّنَنُ الْكُبْرَى

للابمام
أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي
المتوفى سنة ٤٥٨ هـ

تحقيق
محمد عبد القادر عطا

الجزء الرابع

المحتوى
تنمة كتاب الجنائز - كتاب الزكاة - كتاب الصيام
كتاب الحج

مستودع
مركز أبي بكر
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

٤٦ _____ كتاب الجنائز / باب من قال الوصي بالصلاة عليه أولى ...

٢٩ حدثنا عبيد الله بن موسى، / قال: أخبرنا سفيان، عن سالم بن أبي حفصة قال: سمعت أبا حازم يقول: إني لشاهد يوم مات الحسن بن علي رضي الله عنه فرأيت الحسين بن علي رضي الله عنه يقول لسعيد بن العاص ويظعن في عنقه ويقول: تقدم فلولا أنها سنة ما قدمت، وكان بينهم شيء فقال أبو هريرة: أتنفسون على ابن نبيكم بترية تدفنونه فيها، وقد سمعت رسول الله ﷺ يقول: «من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني»^(١).

٦٨٩٥ - أخبرنا أبو الحسين بن الفضل القطان، أنبا عبد الله بن جعفر، ثنا يعقوب بن سفيان، ثنا قبيصة، ثنا سفيان، عن أبي الجحاف، عن إسماعيل بن رجاء الزبيدي، قال: أخبرني من شهد الحسين بن علي حين مات الحسن وهو يقول لسعيد بن العاص: أقدم فلولا أنها سنة ما قدمت.

وأما الرواية فيه عن علي رضي الله عنه.

٦٨٩٦ - فأخبرنا أبو عبد الله الحافظ، ثنا أبو بكر أحمد بن كامل بن خلف بن شجرة القاضي، ثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة، ثنا عون بن سلام، ثنا سوار بن مصعب، عن مجالد، عن الشعبي أن فاطمة رضي الله عنها لما ماتت دفنها علي رضي الله عنه ليلاً وأخذ بضبعي أبي بكر الصديق رضي الله عنه فقدمه يعني في الصلاة عليها.

كذا روي بهذا الإسناد، والصحيح:

المُسْتَدْرَكُ

عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

www.KitaboSunnat.com

(4)

لِلإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمِ النَّيْسَابُورِيِّ

ترجمه

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن الفادري الرضوي

4767۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَأَبُو غَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَكِّيُّ وَآخِرُنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تَمُكُثْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا شَهْرَيْنِ

✽ ✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف دو مہینے زندہ رہیں۔

4768۔ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِيِّ الْحَافِظُ بِهِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ وَابْنَاهُ مَنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ وَابْنَاهُ جَنَّانُ الْخُلْدِ مَا وَاهُ وَابْنَاهُ رَبُّهُ يُكْرِمُهُ إِذَا آتَاهُ وَابْنَاهُ الرَّبُّ وَرَسُولُهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ حِينَ يَلْقَاهُ فَلَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لِكُلِّ اجْتِمَاعٍ مِّنْ خَلِيلَيْنِ فُرْقَةٌ
وَكُلِّ أَلَذَى دُونَ الْفِرَاقِ قَلِيلٌ
وَأَنَّ افْتِقَادِي وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ
دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ لَا يَدُومُ خَلِيلٌ

✽ ✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یوں کہتی تھی ”اے میرے ابا جان! آپ اپنے رب کے کتنے قریب ہو گئے ہیں، اے میرے ابا جان! جنت خلد آپ کا ٹھکانہ ہے، اے میرے ابا جان! جب آپ اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچے ہوں گے تو اللہ کریم نے آپ کو کتنی عزت دی ہوگی، اے میرے ابا جان! جب آپ اپنے رب سے ملاقات کی ہوگی تو رب تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر سلام بھیج رہے ہوں گے، اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار کہے۔

دو دوستوں کے ملاپ میں جدائی بہر حال ہوتی ہے کوئی شاذ و نادر ہی فراق سے بچا ہوگا۔

اور میں نے جو یکے بعد دیگرے دو دوست کھودیے ہیں یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کوئی دوست (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہتا۔

4769۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَعَمَّارَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أُمِّ جَعْفَرٍ زَوْجَةِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ غَسَلْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽ ✽ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل

دیا۔

وَمَا أَكْمَلُوا لَكُمْ دِينًا فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

سُنَنِ الْكَبِيرِ الْبَهَقِيِّ (مترجم)

مؤلف

لامام ابی بکر احمد بن حسین البہقی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۵۱ھ ہجری

نظر ثانی

مولانا افتخار احمد

مترجمہ

حافظ شمس الدین

جلد چہارم

حدیث: ۵۱۵۱ — ۶۹۰۸



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

پقرأ سنٹر، غرق سترپی، آڈو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

(۶۶۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ أَطْنَةَ وَعَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أُمِّ جَعْفَرٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - قَالَتْ: يَا أَسْمَاءُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَغْسِلْنِي أَنْتِ وَعَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَفْسَلَهَا عَلَيَّ وَأَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. [ضعيف - أخرجه أبو نعيم]

(۶۶۶۰) ام جعفر کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اسماء! جب میں فوت ہو جاؤں تو تو اور علی بن ابی طالب ل کر مجھے غسل دینا۔ سوان کو پھر علی رضی اللہ عنہما اور اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔

(۶۶۶۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ عَمِيرٍ بْنُ يُونُسَ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - أَوْصَتْ أَنْ يُغْسَلَهَا زَوْجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَسَلَهَا هُوَ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ.

وَرَوَاهُ اللَّزَّارِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ أُمَّ جَعْفَرِ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ: غَسَلْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُزَّمِّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ

{ Telegram } >>> <https://t.me/pasbanehaq1>

سنن البیہقی ج ۴ (جلد ۴) ۲۳۶ کتاب الجنائز

الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا النَّفِثِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى فَلَا كَرَاهٍ.

[ضعيف - أخرجه الشافعي]

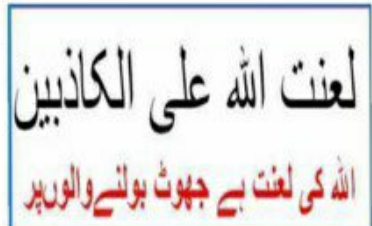
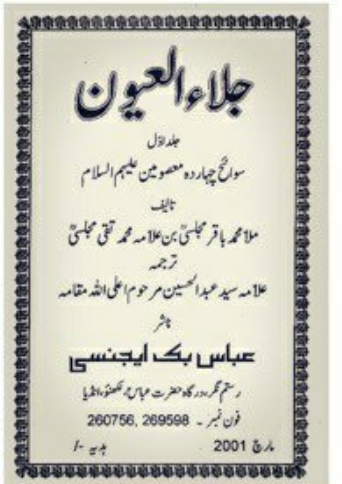
(۶۶۶۱) اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی کہ انہیں ان کا خاوند علی بن ابی طالب غسل دے۔ سولی رضی اللہ عنہا اور اسماء بنت عمیس نے ہی غسل دیا۔

(۶۶۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنِ قُتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ مَطَرٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَدَّاءُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَسَلَ امْرَأَتَهُ حِينَ مَاتَتْ.

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ غَسَلَ امْرَأَتَهُ حِينَ مَاتَتْ. وَرَوَيْنَا فِي غُسْلِ الزَّوْجِ امْرَأَتَهُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي قِلَابَةَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الثَّابِتِينَ. (ت) وَرَوَى عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِغُسْلِ امْرَأَتِهِ. [ضعيف]

(۶۶۶۲) عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں کہ بے شک عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ابی بکر کو غسل دیا جب وہ فوت ہوئی۔

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: خاوند زیادہ حقدار ہے اپنی بیوی کو غسل دینے کا۔



میں کر ایک آہ حسرت ناک کہیں۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا: میرے پردہ بند گوار نے مجھے خبر دی ہے کہ جو پہلے اہل بیت سے ان سے ملحق ہوگا۔ وہ میں ہوں گی۔ اسے سپر علم دے انیس دن ہر غم پر صبر کرو۔ اور بقضائے حق تعالیٰ راضی رہو۔ بعد ازاں آپ ہی مجھے غسل دینا۔ اور رات ہی کو مجھے دفن کر دینا تاکہ غیر لوگ میرے جنازہ پر آئے نہ ہوں۔

ترکیبِ نعشِ زبانی اسماء بنت عمیسؑ نے کشف الغم میں اسماء بنت عمیسؑ سے روایت ہے۔ جناب فاطمہؑ نے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: مجھے بُرا معلوم ہوتا ہے جس طرح عورتوں کے جنازہ کو اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ تختہ کے اوپر رکھ کر کپڑا اوڑھنا سیتے ہیں۔ اور اس سے جسم کا موٹا ڈبلا ہونا لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے اسماء نے کہا: اے دخترِ رسولؐ میں آپ کو ایک چیز دکھاؤں جو میں نے حدیث میں دیکھی۔ پس خرمہ کے درخت کی ہری لکڑیاں منگائیں اور تابوت بن کر اس پر کپڑا ڈال دیا۔ جب فاطمہؑ نے ملاحظہ کیا۔ فرمایا: یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اگر میت کو اس میں رکھیں مرد و عورت میں تمیز نہ ہوگی۔ پس فرمایا: جب میرا انتقال ہو مجھے غسل دینا۔ اور کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا۔ جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا۔ عائشہؓ آئی۔ اور چاہا کہ اندر مکان میں جائے۔ اسماء بنت عمیسؑ نے نہ جانے دیا۔ عائشہؓ نے اپنے باپ ابوبکر سے شکایت کی۔ اور کہا: یہ بدن حبشیہ مجھے دخترِ رسولؐ کے پاس نہیں جانے دیتی اور فاطمہؑ کے لئے تابوت اس نے بنایا ہے۔ جب ابوبکر نے یہ پوچھا۔ اس نے کہا: خود فاطمہؑ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے پاس کسی کو نہ آنے دوں۔ اور اس تابوت کو زندگی میں ان کو دکھا چکی ہوں۔ بعد ملاحظہ حکم و لیلہ ایسا ہی تابوت میرے لئے بھی بنانا۔ ابوبکر نے کہا: جو کچھ فاطمہؑ نے کہا ہے اس کی تعمیل کرو۔ پس جناب امیرؑ اور اسماء بنت عمیسؑ نے فاطمہؑ کو غسل دیا۔

وصایائے جناب فاطمہؑ کتابِ روضۃ الموعظین وغیرہ میں ہے۔ جناب فاطمہؑ کے مرضِ شدید ہونے پر چالیس روز گزر گئے۔ اس وقت جناب فاطمہؑ کو ان کی خبر وفات کہیں سامعین اور اسماء بنت عمیسؑ سے جناب امیرؑ کو بلایا۔ اور کہا: اے ابنِ علم خبر وفات مجھے آسمان سے پہنچی۔ اور اب میرے کوچ ہے۔ تم کو چند امور کی وصیت کرتی ہوں کہ دل میں رکھنا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا: اے دخترِ رسولؐ خدا جو چاہو وصیت کرو۔ یہ کہہ کر جناب امیرؑ نے بیٹھ گئے۔ اور مکان میں جو کوئی تھا۔ اس کو باہر کر دیا۔ اس وقت جناب سیدہؑ نے فرمایا: ابنِ علم تم نے ہرگز مجھے مدد و رخ گو اور خیانت کرنے والی نہ پایا ہوگا۔ اور جس روز سے مجھ سے تم سے سابقہ پڑا ہوگا۔ میں نے تمہاری مخالفت نہیں کی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا: یا مہذا اللہ تم وانا تر بخدا اور نیکو کار اور پرہیزگار اور کریم تر اور خدا سے خائف تر ہو۔ بھلا میں تم کو اپنی مخالفت کا الزام دے سکتا ہوں۔ واقعی مجھ پر تمہاری مفارقت بہت گراں ہے۔ لیکن یہ وہ چیز ہے جس سے کسی کو چلہ نہیں۔ بخدا مجھ پر مصیبت مفارقت رسولؐ خدا کو تم نے نازہ کیا۔ اور تمہاری وفات و جدائی مجھ پر عظیم

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چالیس روز بیمار ہیں، جب مرض شدید ہوا تو انہیں آسمان سے اپنی وفات کی خبر پہنچی!

كنز العمال

فِي سُنَنِ الْأَقْوِيَاءِ وَالْأَفْعَالِ

لِلْعَلَّامَةِ عِلَّاهُ الدِّينِ عَلِيِّ الْمُشَقِيِّ بْنِ حَسَّامٍ الدِّينِ الْهِنْدِيِّ

الْبَرْهَانَ فُورِي الْمِتَوَفَى ٩٧٥ هـ

الجزء الخامس عشر

مصححه ووضع فهارسه ومفتاحه

الشيخ مسعود

ضبطه وفسر غريبه

الشيخ بكري جنياني

مؤسسة الرسالة

صدرة الجنائز

٤٢٨٢١ - * مسند الصديق * عن سعيد بن المسيب عن أبي

بكر قال : أحقُّ من صلينا عليه أطفالنا (ش).

٤٢٨٢٢ - عن صالح مولى التوأمة عن أدرك أبابكر وعمر

أنهم كانوا إذا تضايق بهم المصلي أنصرفوا ، ولم يصلوا على الجنائز في المسجد (ش).

٤٢٨٢٣ - عن إبراهيم قال : صلى أبو بكر الصديق على فاطمة

٧٠٩

بُنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا (ابن سعد).

البيت لهم نبي يسمونه فاقتلوهم فانهم مشركون » * حدثنا حبيب بن الحسن ثنا (١) فاروق ثنا شيبان بن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم : « ان اشد الناس عذابا يوم القيامة من شتم الانبياء ثم اصحابي ، ثم المسلمين » * من حديث ميمون تفرد به محمد بن زياد .

* حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا محمد بن عبد الله رشة ثنا شيبان ابن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس : « ان النبي صلى الله عليه وسلم أتى بجنزة فصلى عليها وكبر عليها اربعا وقال : كبرت الملائكة على آدم اربع تكبيرات » وكبر أبو بكر على قاطمة اربعا ، وكبر عمر على أبي بكر اربعا ، وكبر صهيب على صهر اربعا .

* حدثنا محمد بن علي بن حبيش ثنا احمد بن حماد بن سفيان ثنا عثمان بن حفص ثنا محمد بن زياد ثنا ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قالت عائشة رضى الله تعالى عنها : « ربما فركت المنى من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم يصلي » * حدثنا احمد بن السندی ثنا صهر بن أيوب ثنا أبو ابراهيم الترمذي ثنا محمد بن يزيد اليشكري عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « من أذنب وهو يضحك دخل النار وهو يبكي » . * حدثنا عبد الله بن محمد بن عثمان الواسطي ثنا مسلم بن خالد الايلي ثنا صهر بن يحيى ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « اثنان من الناس إذا صلحا صلح الناس ، وإذا فسد فسد الناس : العلماء والأمرء » * حدثنا سليمان بن أحمد ثنا الحسين بن اسحاق التستري ثنا جبارة بن المغلس ثنا الحجاج بن تميم الجزري عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « ألا ادلكم على كلمة تنجيكم من الاشرار بالله ، قل يا أيها الكافرون عند منامكم » . * حدثنا احمد بن عبيد الله ثنا عبد الله بن وهب ثنا الهيثم

(١) في ج : محمد بن حمدان بن مسروق مكان فاروق .

حليمة الأولياء وطبقات الأصفياء

للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني
المتوفى سنة ٤٣٠ هـ

الجزء الرابع

دار الكتب العلمية
ببيروت - لبنان

وصلی علیہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اس سلسلہ میں روایات مختلف ہیں، یہاں تو ہے کہ حضرت علیؑ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت عباسؑ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ہے (۳۳) اور بہت سی روایات میں آتا ہے کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبرؑ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

چنانچہ ابن سعد نے ”طبقات“ میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت فاطمہؑ کا انتقال مغرب اور عشاء کے درمیان ہوا، انتقال کی خبر سن کر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ تشریف لائے، جب جنازہ نماز پڑھنے کے لیے لایا گیا تو حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھائیے انہوں نے فرمایا کہ آپ کی موجودگی میں؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ ”ہاں! آگے بڑھیے، واللہ آپ کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھائے گا“ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھائی اور رات ہی کو تدفین عمل میں آئی (۳۴) طبقات کے علاوہ امام بیہقی نے ”جنازہ“ میں، خطیب بغدادی کے حوالہ سے علی متقی نے ”کنز العمال“ میں اور محب طبری نے ”الریاض النضرہ“ میں بھی ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں حضرت صدیق اکبرؑ کے بارے میں ہے کہ حضرت فاطمہؑ کی نماز جنازہ انہوں نے پڑھائی۔ (۳۵) ابونعیم نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں میمون بن مہران کے تذکرہ میں روایت نقل کی ہے جس میں ہے

”ابوبکر علی فاطمہ اربعاً“ (۳۶)

اور قیاس کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ نماز جنازہ حضرت صدیق اکبرؑ نے پڑھائی ہے کیونکہ نبوہاشم اس بات کا اہتمام کرتے تھے کہ ان کی اموات کی نماز جنازہ خلیفہ اور والی شہر پڑھائیں۔ چنانچہ ابوسفیان بن الحارث کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی (۳۷)، حضرت عباسؑ کی نماز جنازہ حضرت عثمانؓ نے پڑھائی (۳۸)، حضرت حسنؓ کی نماز جنازہ سعید بن العاصؓ نے پڑھائی (۳۹)، کہ وہ اس وقت مدینہ کے امیر تھے، اور محمد بن الحنفیہ کی نماز جنازہ امیر مدینہ ابان بن عثمانؓ نے پڑھائی (۴۰) اس لیے اس پس منظر میں وہ روایات زیادہ رائج معلوم ہوتی ہیں جن میں حضرت صدیق اکبرؑ کے نماز جنازہ پڑھانے کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم

(۳۳) چنانچہ طبقات بن سعد کی روایت ہے: ﴿صلی العباس بن عبدالمطلب علی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

(طبقات ابن سعد: ۲۸/۱)

(۳۳) طبقات ابن سعد: ۲۹/۸۔

(۳۵) دیکھئے سنن بیہقی: ۲۹/۳۔ وکنز العمال: ۳۱۸/۶۔ رقم: ۵۲۹۹۔ والریاض النضرہ: ۱۵۶/۱۔

(۳۶) حلیۃ الاولیاء: ۹۶/۳۔ دیکھئے اسد الغابۃ: ۲۱۳/۵۔ ۲۱۵۔ (۳۸) الاستیعاب: ۱۰۰/۳۔ ۱۰۱۔

(۳۹) دیکھئے الاستیعاب: ۳۷۳/۱۔ (۴۰) دیکھئے طبقات ابن سعد: ۹۱/۵۔

٢٠ - (باب الصلاة على الميت والصلاة على القبر)

٢٧٢ - حدثنا حفص^(١) بن حمزة، ثنا فرات^(٢) بن السائب، ثنا ميمون^(٣) بن مهران، ثنا عبد الله بن عمر قال : آخر ما كبر رسول الله ﷺ على الجنائز أربعاً، وكبر أبو بكر على فاطمة أربعاً، وكبر الحسن على علي أربعاً، وكبر الحسين على الحسن أربعاً، وكبر علي على يزيد بن (المكف) أربعاً، وكبر عبد الله على أبيه عمر أربعاً، وكبرت الملائكة على آدم أربعاً، وكبر ابن الحنفية على ابن عباس بالطائف أربعاً^(٤).

ورواه الحاكم في المستدرک (٣٥٧/١) من طريق عبد الله بن يزيد المقرئ به وقال : «حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه وأقره الذهبي».

ورواه البيهقي في سننه (٢٧/٤) من طريق المقرئ.

والحديث بمعناه في الصحيحين.

(١) في المطالب «جعفر بن حمزة».

(٢) فرات بن السائب، أبو سليمان، وقيل : أبو المعل الجزري، عن ميمون بن مهران، وعنه حسين بن محمد المروزي وشبابه وجماعة، قال البخاري : منكر الحديث، وقال ابن معين : ليس بشيء، وقال الدارقطني وغيره : متروك متهم في ميمون. انظر الميزان (٣٤١/٣) ولسان الميزان (٤٣٠/٤).

(٣) في الأصل (متصور) والصواب ميمون، وهو : ميمون بن مهران الجزري، أبو أيوب، أصله كوفي، ثقة فقيه، كان يرسل، من الرابعة. / يخ م ٤. تقريب (٢٩٢/٢) والتهذيب (٣٩٠/١٠).

(٤) في الأصل (التمن) وصح من «المطالب».

(٥) الحديث : في إسناده فرات بن السائب : متروك، وقال البوصيري في (المجردة ١١٨ - ب) : رواه الخارث بسند ضعيف لضعف فرات بن السائب.

وذكره الحافظ في المطالب (٢١٦/١) وضعفه.

والحديث : له شاهد من حديث أنس عند الدارقطني في سننه (٧١/٢) ولفظه : «كبرت الملائكة على آدم أربعاً وكبر أبو بكر على النبي أربعاً، وكبر عمر على أبي بكر أربعاً، وكبر صهيب على عمر أربعاً، وكبر الحسن بن علي على أربعاً، وكبر الحسين بن علي على الحسن أربعاً».

قال الدارقطني : فيه محمد بن الوليد ضعيف. ورواه عن ابن عباس أيضاً بسند فيه فرات بن السائب، متروك.

وروى الحاكم حديث أنس في المستدرک (٣٨٥/١) وقال : «حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، والبارك بن فضالة من أهل الزهد والعلم بحيث لا يجرح مثله». وساق الحاكم شاهداً لحديث أنس وفيه الفرات بن السائب. واعترضه الذهبي.



المجلس الشورى
الجمهورية الإسلامية
مركز بحوث القرآن والسنة
بالتعاون مع مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف
[٢]

بُغْيَةُ الْبَاحِثِ عَنْ زَوَائِدِ مُسْنَدِ الْخَارِثِ

١٨٦ - ٢٨٢ هـ

تأليف

الإمام الحافظ نور الدين علي بن سليمان
ابن أبي بكر الهيثمي الشافعي

٧٣٥ - ٨٠٧ هـ

المجلد الأول

تحقيق ودراسة

دكتور حسين أحمد صالح البكري

قال: وقع في اعتكاف الفقيه^٣. وفي الخلاصة قال البرقي: إنه من خواص علي عليه السلام من مضر.

وذكر ابن الكلبي قصة له في شأن امرأة حلف زوجها بطلاقها أن علياً عليه السلام خير هذه الأمة وأولها بالرسول ﷺ^٤. ويظهر منها كونه قاضياً من قبل عمر بن عبدالعزيز، وأنه توقف عن الحكم ورفعها إليه.

(١) في المصدر: سلام بن سعيد . (٢) الكافي: ٤٠٠/١ .

(٣) الفقيه: ١٨٩/٢ . (٤) شرح نهج البلاغة: ٢٠/٢٢٢ .



٣١٧

مكتبة مركز اطلاع رسانی
بنیاد دایرة المعارف اسلامی

فَامُؤْنُ الشَّجَاك

تأليف

العلامة المحقق

آية الله العظمى الشيخ محمد تقي الشيرازي

الجزء العاشر

شماره ثبت ١٥٤٧٨٨

تاریخ ١٣٩٠/٢/٢٨

تجفای

موسسه النشر الاسلامی

التابعة لجامعة المدرسين بقم المقدسة

أقول: وروى الكشي عنه قصة ضيافة أمير المؤمنين عليه السلام للحارث الأعور^١ ويظهر من خبر الفقيه كونه من أصحاب الحسن عليه السلام أيضاً.

ثم إما عد البرقي له في خواص أمير المؤمنين عليه السلام من مضر غير صحيح، وإما ما رواه العامة عنه، فروى حلية أبي نعيم عنه قال: أربع لا يكلم فيهن: علي وعثمان والقدور والنجوم.

وعن فرات بن السائب قال: قلت لميمون: «علي عندك أفضل أم أبوبكر وعمر؟» فارتعد حتى سقطت عصاه من يده، ثم قال: ما كنت أظن أن أبقى إلى زمان يعدل بهما، ذرهما كانا رأس الإسلام ورأسي الجماعة؛ فقلت: فأبوبكر كان أول إسلاماً أو علي؟ قال: والله! لقد آمن أبو بكر بالنبي زمن بحيراء الراهب حين مر به واختلف في ما بينه وبين خديجة حتى أنكحها إياه، وذلك كله قبل أن يولد علي.

وعن ميمون أن النبي ﷺ قال: «اقتلوا الرافضة». وعنه أن النبي كبر على جنازة أربعاً، وأن أبابكر كبر على فاطمة أربعاً.

وعنه أن علياً قال لعبد الرحمن بن عوف: قال النبي لك: أنت أمين في أهل السماء، أمين في أهل الأرض^٢.

الأسرار الفاطمية

تأليف

الشيخ محمد فاضل المسعودي

تقديم آية الله

السيد عادل العلوي

السادسة : ما دلت عليه الروايات السالفة وما سيأتي في باب شهادة فاطمة عليها السلام ، من أنها أوصت أن تدفن سراً ، وأن لا يصلى عليها أبو بكر وعمر لغضبها عليهما في منع فذك وغيره من أعظم الطعون عليهما ؛ وأجاب عنه قاضي القضاة في « المغني » بأنه قد روي أن أبا بكر هو الذي صلى على فاطمة عليها السلام وكبر أربعاً ، وهذا أحد ما استدل به كثير من الفقهاء في التكبير على الميت ولا يصح أنها دفنت ليلاً ؛ وإن صح ذلك فقد دُفن رسول الله ﷺ ليلاً وعمر دُفن ليلاً ، وقد كان أصحاب رسول الله ﷺ يدفنون بالنهار ويدفنون بالليل ؛ فما في هذا ما يطعن به بل الاقرب في النساء أن دفنهن ليلاً أسر وأولى بالسنة.

ورّد عليه السيد الأجلّ في الثاني : بأن ما ادّعت من أن أبا بكر هو الذي صلى على فاطمة عليها السلام وكبر أربعاً ، وإن كثيراً من الفقهاء يستدلون به في التكبير على الميت فهو شيء ما سمع إلا منك وإن كنت تلقّيته عن غيرك فمن يجري بمراك في العصبية وإلا فالروايات المشهورة وكتب الآثار والسير خالية من ذلك ، ولم يختلف أهل النقل في أن أمير المؤمنين عليه السلام صلى على فاطمة عليها السلام إلا رواية شاذة نادرة وردت بأن العباس صلى عليها.

روى الواقدي : بإسناده ، عن عكرمة ، قال : سألت ابن عباس متى دفنتم فاطمة عليها السلام ؟ قال : دفناها بليل بعد هداة. قال : قلت : فمن صلى عليها ؟ قال : علي عليه السلام.

وروى الطبرسي ، عن الحرث بن أبي أسامة ، عن المدائني ، عن أبي زكريا العجلاني أن فاطمة عليها السلام عُمل لها نعش قبل وفاتها فنظرت وقالت : سترتموني ستركم الله. قال أبو جعفر محمد بن جرير : والثبت في ذلك أنها زينب ؛ لأن فاطمة عليها السلام دفنت ليلاً ولم يحضرها إلا العباس وعلي عليهما السلام ، والمقداد والزبير.

وروى القاضي أبو بكر أحمد بن كامل بإسناده في تاريخه : عن الزهري ، قال : حدثني عروة بن الزبير ، أن عائشة أخبرته : أن فاطمة بنت رسول الله ﷺ عاشت بعد رسول الله ﷺ ستة أشهر فلما توفيت دفنها علي عليه السلام ليلاً وصلى عليها علي بن أبي طالب عليه السلام ، وذكر في كتابه هذا أن أمير المؤمنين والحسن والحسين عليهم السلام دفنوها ليلاً وغيّبوا قبرها.

٢٠ - (باب الصلاة على الميت والصلاة على القبر)

٢٧٢ - حدثنا حفص^(١) بن حمزة، ثنا فرات^(٢) بن السائب، ثنا ميمون^(٣) بن مهران، ثنا عبد الله بن عمر قال : آخر ما كبر رسول الله ﷺ على الجنائز أربعاً، وكبر أبو بكر على فاطمة أربعاً، وكبر الحسن على علي أربعاً، وكبر الحسين على الحسن أربعاً، وكبر علي على يزيد بن (المكفف)^(٤) أربعاً، وكبر عبد الله على أبيه عمر أربعاً، وكبرت الملائكة على آدم أربعاً، وكبر ابن الحنفية على ابن عباس بالطائف أربعاً^(٥).

= ورواه الحاكم في المستدرك (٣٥٧/١) من طريق عبد الله بن يزيد المقرئ به وقال : «حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه» وأقره الذهبي .
ورواه البيهقي في سننه (٢٧/٤) من طريق المقرئ .
والحديث بمعناه في الصحيحين .
(١) في المطالب «جعفر بن حمزة» .

(٢) فرات بن السائب، أبو سليمان، وقيل : أبو المعلى الجزري، عن ميمون بن مهران، وعنه حسين بن محمد المروزي وشبابه وجماعة، قال البخاري : منكر الحديث، وقال ابن معين : ليس بشيء، وقال الدارقطني وغيره : متروك متهم في ميمون . انظر الميزان (٣٤١/٣) ولسان الميزان (٤٣٠/٤) .

(٣) في الأصل (منصور) والصواب ميمون، وهو : ميمون بن مهران الجزري، أبو أيوب، أصله كوفي، ثقة فقيه، كان يرسل، من الرابعة . / يخ م ٤ . تقريب (٢٩٢/٢) والتهذيب (٣٩٠/١٠) .
(٤) في الأصل (التمن) وصح من «المطالب» .

(٥) الحديث : في إسناده فرات بن السائب : متروك، وقال البوصيري في (المجردة ١١٨/١ - ب) : رواه الحارث بسند ضعيف لضعف فرات بن السائب .
 وذكره الحافظ في المطالب (٢١٦/١) وضعفه .

والحديث : له شاهد من حديث أنس عند الدارقطني في سننه (٧١/٢) ولفظه : «كبرت الملائكة على آدم أربعاً وكبر أبو بكر على النبي أربعاً، وكبر عمر على أبي بكر أربعاً، وكبر صهيب على عمر أربعاً، وكبر الحسن بن علي على علي أربعاً، وكبر الحسين بن علي على الحسن أربعاً» .
قال الدارقطني : فيه محمد بن الوليد ضعيف . ورواه عن ابن عباس أيضاً بسند فيه فرات بن السائب، متروك .

وروى الحاكم حديث أنس في المستدرك (٣٨٥/١) وقال : «حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، والبارك بن فضالة من أهل الزهد والعلم بحيث لا يخرج مثله» . وساق الحاكم شاهداً لحديث أنس وفيه فرات بن السائب . واعترضه الذهبي .



والمجلس الشورى
الجمعية الإسلامية
بمكة المكرمة
بالتعاون مع
المجلس الشورى
بالتعاون مع
المجلس الشورى

بُغْيَةُ الْبَاحِثِ عَنْ زَوَائِدِ مَسْنَدِ الْحَارِثِ

١٨٦ - ٢٨٢ هـ

تأليف

الإمام الحافظ ثور الدين علي بن سليمان
ابن أبي بكر الهيثمي الشافعي

٧٣٥ - ٨٠٧ هـ

المجلد الأول

تحقيق ودراسة

دكتور حسين محمد صالح الباكري